درسِ انقلاب

(ابو محمد مصلح)

ایک ترے نزول سے ذرّوں کو بھی ہے برتری
ظلمتیں دور ہو گئیں مٹ گئی رسمِ کافری

تیری ہر ایک آیتیں دیتی ہیں درسِ انقلاب
بزم میں کفر و شرک کی پھیل گئی ہے ابتری

نقطے ہر ایک رشکِ گل صفحے ہیں غیرتِ بہشت
لفظ کے معنے حور ہیں لفظ ہر ایک ہے پری

پردے میں تیرے ہائے ہائے یوں ہے ہاں کوئی
کس سے بیاں ہو سکیں تیرے نکاتِ دلبری

یاد دلا دیا سبق بھولا ہوا زمانے کو
تیرے کرم سے فیضیاب ہو گئے خشکی و تری

زیر کو کر دیا زبر پست کو کر دیا بلند
بخش دیا غلاموں کو تو نے جہاں کی سروری

مصلح اسی سے تھا ہوا جو کچھ تھا کل تلک ہوا
کیسی ہماری قوم کی ہو گئی آج پھر ہری